۲۰ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 203)

نماز میں دِل لگنے کا وَظیفہ

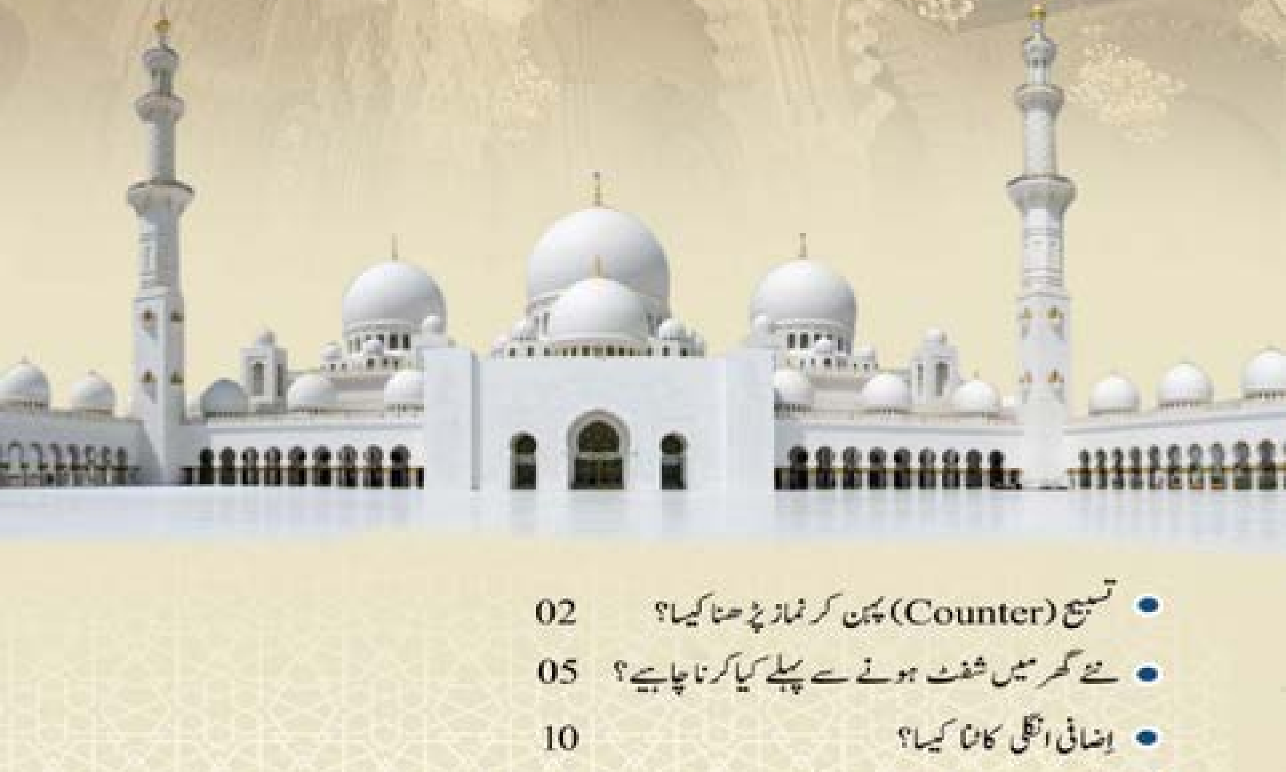

- تسبیح (Counter) پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟ 02
- نئے گھر میں شفٹ ہونے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟ 05
- اِضافی انگلی کاٹنا کیسا؟ 10
- میٹھی چیز پر فاتحہ و نیاز دینے کی وجہ 14

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نماز میں دِل لگنے کا وَظیفہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۷ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز میں دِل لگنے کا وَظیفہ

سُوال: کیا کوئی ایسا وَظیفہ ہے جسے پڑھنے سے نماز قضا نہیں ہوتی؟

جواب: عجیب زمانہ آگیا ہے کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ میں دِن میں پانچ وقت کھانا کھاتا ہوں، کوئی ایسا وَظیفہ بتادیں کہ دِن میں ایک بار کھانے کی عادت بن جائے کہ دِن میں ایک بار کھانا سنَّت ہے۔ پانچ وقت کا یا تین وقت کا کھانا اِنسان پر فرض نہیں ہے لیکن اِس کے باوجود اِنسان کھاتا ہے۔ بہر حال نماز نہ چھوٹنے کا اصل وَظیفہ اِحساس ہے کہ بندے کو اِحساس ہو جائے کہ اللہ پاک نے مجھ پر دِن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جنہیں میں نے ہر حال میں ادا کرنا ہے۔ اگر ادا نہیں کروں گا تو اللہ پاک کے عذاب کا حقدار قرار پاؤں گا اور اس کا عذاب بَرداشت نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر کسی کا عبادت میں دِل نہیں لگتا تو اُسے چاہیے کہ روزانہ رات کو سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر سات مَرتبہ یَا مُحْصِیُ اول و آخر دُرُودِ پاک

---

1 ......یہ رِسالہ ۲۰ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 11 جولائی 2020 کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ......معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/۳۶۱، حدیث: ۹۲۸۔

www.dawateislami.net

پڑھے اِنْ شَآءَ الله عبادت میں دِل لگ جائے گا۔[1] اس کے ساتھ ساتھ ہر مہینے تین دِن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر اور نیک اعمال کا رسالہ پُر کر کے جمع کرواتا رہے۔ نیز مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ نماز" خرید کر اس کا مُطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ الله عبادت میں دِل لگ جائے گا۔ اس کے علاوہ جتنا ممکن ہو اتنا وقت اچھے لوگوں کے ساتھ گزاریئے کہ اچھے اِنسان کی صحبت اِنسان کو نیک بنا دیتی ہے، اِسی بات کو ایک فارسی شعر میں یوں بیان کیا گیا ہے:

صحبتِ صالح تُرا صالح کُند صحبتِ طالح تُرا طالح کند

تسبیح (Counter) پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: نماز کی حالت میں ہاتھ میں پہنی ہوئی تسبیح (Counter) کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کے ہاتھ میں تسبیح (Counter) موجود ہے تو اُسے چاہیے کہ عملِ قلیل کے ذَریعے اسے اپنے ہاتھ سے اُتار دے، اگرچہ اس سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن لوگ باتیں بنائیں گے اور بدظن ہوں گے۔ بہتر یہی ہے کہ لوگوں میں نفرت کا ماحول پیدا نہ کیا جائے اِسی میں عافیت ہے۔

دورانِ نماز قہقہہ لگانے کا حکم

سوال: کیا نماز میں ہنسنے سے نماز اور وُضو ٹوٹ جاتے ہیں؟ (عبد المبین)

جواب: اگر نماز میں صرف مسکراہٹ آئی ہے یا دانت نکلے ہیں تو اِس سے وُضو اور نماز نہیں ٹوٹے گی۔ ہاں اگر ہنسنے کی آواز اتنی تھی کہ اگر آس پاس شور و غل یا کہیں بلند آواز سے قراءت نہ ہو رہی ہو تو خود سُن لیتا تو اب اس ہنسنے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ اگر نماز کے دَوران اتنی بلند آواز سے ہنسا کہ اگر کوئی آس پاس ہوتا تو وہ بھی اس کی ہنسی کو سُن لیتا تو اس صورت میں نماز بھی ٹوٹ جائے گی اور وُضو بھی ٹوٹ جائے گا۔[2] (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) رُکوع اور سجود والی نماز میں قہقہہ لگانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے، نمازِ جنازہ میں نہیں ٹوٹتا۔[3]

---

1 ...... گناہوں کی نحوست، ص۵۶۔

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱/ ۱۲۔

3 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱/ ۱۲۔

www.dawateislami.net

پرندوں کو کھلانا ثواب کا کام ہے

سوال: اگر کوئی شخص کسی پرندے کو اپنے ہاتھ پر دانے کھلائے تو کیا ایسا شخص ثواب کا حقدار قرار پائے گا؟

(ویڈیو دِکھا کر کیا گیا سُوال)

جواب: جی ہاں! جاندار کو کھلانے پلانے میں ثواب ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ہر تَر جگر میں اَجر ہے۔[1]

اپنے حقوق مُعاف کرنے کا طریقہ

سوال: اگر کوئی شخص اپنے حقوق کسی کو مُعاف کرنا چاہے تو وہ کیسے کرے گا؟

جواب: کسی شخص کو اپنا حق مُعاف کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، صرف یہی کہنا ہوتا ہے کہ ”اگر کسی نے میرا دِل دُکھایا ہے یا مجھے ستایا ہے اُسے میری طرف سے مُعافی ہے۔“ اِن اَلفاظ کے ذَریعے سے اپنا حق مُعاف کر سکتا ہے، اگر کوئی کہے کہ مجھے قتل کرنے والے کو میرا قتل مُعاف ہے تو یوں قاتل کو بھی اپنا حق مُعاف کر سکتا ہے البتہ وُرثا کا حق باقی رہتا ہے۔ دِل دُکھانے والے اور جُرم کرنے والے پر توبہ کرنا باقی رہے گا کہ بندے کے جُرم کرنے میں حق اللہ بھی ہوتا ہے جو کہ بندے کے مُعاف کرنے سے مُعاف نہیں ہوتا۔ اگر دُنیوی اِعتبار سے دیکھا جائے تو عموماً دُنیا کا قانون بھی جُرم کرنے والے کو بَری نہیں کرتا۔

کسی گناہ سے بچنے کیلئے اس کا علم ہونا ضَروری ہے

سوال: اگر کسی شخص کی غیبت کرنے کی عادت ہو تو وہ اسے کس طرح سے ختم کر سکتا ہے؟

جواب: غیبت جیسے گناہ سے اِنسان اُسی وقت بچ سکتا ہے جب اُسے معلوم ہو کہ غیبت کسے کہتے ہیں؟ جب اِنسان کو معلوم ہو گا کہ غیبت اتنا بڑا گناہ ہے تو وہ خود ہی اس سے بچنے کی مکمل کوشش کرے گا اور پھر آہستہ آہستہ غیبت جیسے مہلک گناہ کی عادت ختم ہو جائے گی۔ غیبت سے بچنے کا ذہن پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ خرید کر اس کا مُطالعہ اپنے اوپر لازم کیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ غیبت سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

---

1 ......بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ۴/ ۱۰۳، حدیث: ۶۰۰۹۔

www.dawateislami.net

اَدب اور بے اَدبی میں عُرف کا اِعتبار ہوتا ہے

سوال: کیا گاڑی یا ٹرک وغیرہ پر اللہ پاک کا نام اور دُرُودِ پاک لکھ سکتے ہیں؟ نیز کیا یہ بے اَدبی تو نہیں کہلائے گی؟

(ویڈیو دکھا کر کیا گیا سوال)

جواب: اَدب اور بے اَدبی کا دار و مدار عُرف پر ہوتا ہے مثلاً آج کے زمانے میں کئی گھر ایسے ہیں جو کئی کئی منزلوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور نچلی منزل میں رہائش رکھنے والوں کے گھر میں قرآنِ پاک ہوتا ہے اور دِیگر مقدس طغرے بھی ہوتے ہیں جنہیں دِیواروں پر لٹکایا ہوتا ہے، یوں ہی مَساجد کا حال ہے کہ ان میں بھی کئی کئی منزلوں پر مشتمل عمارتیں ہوتی ہیں اور پہلی منزل پر بہت سے قرآنِ پاک رکھے ہوئے ہوتے ہیں مگر عرف میں اسے کوئی بھی بے اَدبی تصور نہیں کرتا۔ ویڈیو میں دِکھایا گیا ہے کہ پورا ٹرک جَل گیا ہے لیکن جہاں پر دُرُودِ پاک اور یَاحَبِیْبِیْ لکھا ہوا ہے وہ حصہ جلنے سے محفوظ رہا ہے۔ دُرُودِ پاک پڑھنا بہت عظمت والا کام ہے، اسے پڑھنے والا اِنْ شَآءَ اللہ قیامت کے دِن بھی جہنم میں نہیں جلایا جائے گا۔ بس اور کوسٹر میں جہاں ڈرائیور بیٹھا ہوتا ہے اس کے سامنے بھی بہت سے مقدس طغرے لگے ہوتے ہیں اس کے باوجود مُسافر ان کی چھتوں پر سفر کرتے ہیں۔ بہر حال گاڑی یا ٹرک وغیرہ پر اللہ پاک کا نام اور دُرُودِ پاک لکھنے میں حرج نہیں ہے، یہ اُن لوگوں سے تو کافی دَرجے بہتر ہے جو اپنی گاڑیوں پر کسی فلم ایکٹر کی تصویر یا دِیگر بیہودہ تصاویر لگاتے اور اپنے نامۂ اَعمال میں گناہ دَرج کرواتے رہتے ہیں۔

دِکھانے کیلئے بیمار کی عیادت اور جنازے میں شرکت کرنا کیسا؟

سوال: اگر کوئی شخص کسی کے جنازے میں جائے یا کسی مَریض کی عیادت کرنے جائے تو اُس کے دِل میں یہ بات آتی ہے کہ ”جن کے گھر میں جنازے کے لیے آیا ہوں یا عیادت کرنے آیا ہوں وہ مجھے دیکھ لیں کہ میں بھی آیا ہوا ہوں۔“ ایسی سوچ رکھنا کیسا ہے؟ (محمد فتح اللہ قادری)

جواب: بندہ جب کہیں جاتا ہے چاہے وہ کسی کے جنازے میں جائے یا پھر کسی مَریض کی عیادت کرنے جائے عموماً وہ نظر میں آ ہی جاتا ہے۔ اگر اس نظر آنے میں یہ سوچ ہو کہ لوگ مجھے دیکھ کر واہ وا کریں کہ دیکھو! فلاں بھی آیا ہوا ہے تو اب یہ

رِیاکاری ہوجائے گی۔ اگر کوئی شخصیت ایسی ہے کہ اس کے نہ جانے پر لوگ باتیں بنائیں گے یا پھر وہ رات کے وقت جاتی ہے تاکہ لوگ اسے نہ دیکھیں اور ایسا کرنے میں اس کی نیّت رِیاکاری سے بچنے کی ہے لیکن اس کی وجہ سے لوگ باتیں بنائیں گے کہ فلاں آدمی بڑا پرہیز گار بنا پھرتا ہے آج اس کا عزیز بیمار ہے اور اِس عزیز رشتہ دار کے اُس شخص پر کئی اِحسانات بھی ہیں لیکن اِس کے باوجود وہ اِس کی عیادت کرنے نہیں آیا تو اِس طرح کے مُعاملات میں سب کے سامنے جانا ہی زیادہ فائدے مند ہوتا ہے۔ بہت سی عبادات ایسی ہوتی ہیں جو سب کے سامنے کی جاتی ہیں اکیلے میں نہیں کی جاسکتیں مثلاً حج اور عمرہ وغیرہ کہ اِن عبادات میں لاکھوں اَفراد ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص حج کرنے کے اِرادے سے جاتا ہے لیکن گھر میں کسی کو بھی نہیں بتاتا تو اِس صورت میں گھر والے ناراض ہی ہوں گے۔ بہن کہے گی کہ بھائی نے مجھے نہیں بتایا کہ وہ حج پر جارہے ہیں، بھائی الگ کہے گا کہ حج کا اِرادہ تھا بتایا ہی نہیں اور اکیلا ہی چلا گیا، ماں الگ ناراضی کا اِظہار کرے گی کہ حج پر چلا گیا اور مجھ سے اِجازت ہی نہیں لی۔ بہرحال حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یعنی اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[(1)]

قربانی کے لیے مسجد کا سامان اِستعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا اِجتماعی قربانی کے لیے مسجد کا سامان یا بجلی اِستعمال کرسکتے ہیں؟

جواب: اِجتماعی قربانی کے لیے مسجد کا سامان یا بجلی اِستعمال نہیں کرسکتے۔

نئے گھر میں شفٹ ہونے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

سوال: جب نیا گھر بنایا جائے تو اس میں شفٹ ہونے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟ (اُمِّ ایمن، چھوٹی بچی کا سوال)

جواب: نئے گھر میں شفٹ ہونے سے پہلے کچھ نہ کچھ کرنے کا لوگوں میں رواج ہے مثلاً کچھ لوگ نئے گھر میں رہائش رکھنے سے پہلے اس میں قرآنِ پاک رکھتے ہیں یہ اچھا عمل ہے اور باعثِ برکت بھی ہے کہ سب جانتے ہیں کہ یہ اللہ پاک کا کلام ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ جب نئے گھر میں شفٹ ہورہا ہو تو قرآنِ پاک کی تلاوت کرے، ذِکرودُرُود میں مشغول ہوجائے اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ گھر نہیں گرے گا۔ کئی لوگ تو ایسے جاہل ہوتے ہیں کہ جب گھر کی بنیاد رکھی

---

(1) بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/ ۵، حدیث: ۱۔

www.dawateislami.net

جارہی ہوتی ہے تو بکرا کاٹ کر اُس کا خون گھر کی بنیادوں میں ڈلوا دیتے ہیں حالانکہ خون اور پیشاب دونوں ہی ناپاک ہوتے ہیں۔ یہ سب غیر مسلموں کے طریقے ہیں جو اُن سے مسلمانوں نے سیکھ لیے ہیں۔ اگر کسی شخص نے خون بہانا ہی ہے تو بنیادوں میں خون ڈالنے کے بجائے ویسے ہی صَدقے کا بکرا کاٹ کر خون بہا دے جیسے عام طور پر بہایا جاتا ہے۔ بعض نئے گھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں رہائش رکھنے سے پہلے ہی گھر والے موت کے حوالے ہو جاتے ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بَرزخ کسے کہتے ہیں؟

سوال: بَرزخ کسے کہتے ہیں؟[1]

جواب: بَرزخ کا معنٰی پَردہ ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے موت اور قیامت کے دَرمیان بَرزخ ہے۔[2]

جس پر قربانی واجب ہو اُسے قربانی کرنا ضَروری ہے

سوال: شوہر پر قربانی واجب نہ ہو لیکن بیوی پر قربانی کرنا واجب ہو تو کیا بیوی قربانی کر سکتی ہے؟

جواب: اگر بیوی پر قربانی واجب ہے تو اسے لازمی قربانی کرنی ہو گی۔ شوہر پر قربانی واجب ہونا بیوی کے قربانی کرنے کے لیے شرط نہیں ہے۔

سِرکہ کھٹا ہی ہوتا ہے میٹھا نہیں ہوتا

سوال: آج کل بازار میں جو سِرکہ ملتا ہے وہ کھٹا ہوتا ہے لیکن ہم نے سنا ہے کہ اصل سِرکہ میٹھا ہوتا ہے، یہ اِرشاد فرمائیے کہ کیا کھٹا سِرکہ اِستعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: جو کمپنیاں سِرکہ بناتی ہیں وہ عموماً گنے اور دِیگر مختلف پھلوں سے سِرکہ بناتی ہیں۔ جو اصل سِرکہ بنتا ہے وہ انگور

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت)

2 ...... دُنیا اور آخرت کے دَرمیان ایک اور عالَم ہے جس کو بَرزخ کہتے ہیں، مَرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام اِنس و جن کو حسبِ مَراتب اُس میں رہنا ہوتا ہے، اور یہ عالَم اِس دُنیا سے بہت بڑا ہے۔ دُنیا کے ساتھ بَرزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دُنیا کو، بَرزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۹۸، حصہ ۱)

www.dawateislami.net

سے بنتا ہے۔ بازار میں عموماً سستے داموں میں جو سرکہ ملتا ہے وہ کھٹا ہوتا ہے اور سمجھ میں یہی آتا ہے کہ سرکہ کھٹا ہی ہوتا ہے میٹھا نہیں ہوتا۔ مِراٰۃ المناجیح میں ہے: سرکہ طبی رو سے بہت مفید ہے سادہ ارزاں غذا ہے، حضرات انبیاءِ کرام (عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے عموماً سرکہ کھایا ہے۔ اِس کے بہت فضائل حدیث شریف میں آئے ہیں۔ عرب میں عموماً کھجور کا سرکہ ہوتا ہے، ہمارے ملک میں رس انگور کا سرکہ ہوتا ہے، گنّے کے رس کا سرکہ بہت مروج ہے۔ اِس حدیث کی بنا پر بعض فقہاء نے فرمایا کہ سرکہ بھی سالن ہے، جو کوئی سالن نہ کھانے کی قسم کھالے وہ سرکہ کھانے سے حانث ہو جائے گا اور اس پر قسم کا کفارہ لازم ہو گا مگر خیال رہے کہ قسم کا مدار عُرف پر بھی ہوتا ہے۔[1]

واش بیسن میں وُضو کرنا کیسا؟

سوال: جس واش بیسن میں ناپاک کپڑے دھوئے جاتے ہیں کیا اُس میں وُضو بھی کر سکتے ہیں؟[2]

جواب: آج کل عموماً گھروں میں واش بیسن بنا ہوا ہوتا ہے جو ہاتھ دھونے کے کام آتا ہے، گھر والے بچوں کے ناپاک کپڑے بھی اس میں دھوتے ہیں، یوں ہی اگر کسی کی تھوک میں خون آجاتا ہے تو اسے بھی لوگ واش بیسن میں ڈال دیتے ہیں۔ بہر حال واش بیسن کو پانی بہا کر دھویا جاسکتا ہے اور اس میں وُضو کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ بیٹھ کر وُضو کرنا مستحب ہے۔[3] (اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) واش بیسن اب تو ہر چیز کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ گھر میں الگ سے وُضو خانہ بنایا جائے۔

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مطلب

سوال: دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مطلب کیا ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ یہ دُعائیہ کلمات ہیں، اِن کا مطلب یہ ہے ان کی بَرکتیں ہمیشہ بلند رہیں۔ اسی طرح مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کا مطلب ہے ان کا سایہ تا دیر قائم رہے۔

---

1. مراٰۃ المناجیح، ۶/۱۹۔
2. یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)
3. بہارِ شریعت، ۱/۲۹۶، حصہ: ۲۔

www.dawateislami.net

جہاز میں کھانے کیلئے دیئے جانے والے برتن گھر لے جانا کیسا؟

سوال: جو لوگ جہاز میں سفر کرتے ہیں انہیں جہاز کا عملہ کھانا دیتا ہے لیکن وہ عملہ کھانے کے بعد برتن نہیں مانگتا تو کیا اس صورت میں وہ برتن مُسافر اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟

جواب: جہاز میں مُسافروں کو جن برتنوں میں کھانا دیا جاتا ہے وہ عموماً دو طرح کے ہوتے ہیں یا تو وہ Disposable ہوتے ہیں یا کسی پلاسٹک وغیرہ کے بنے ہوتے ہیں جنہیں بعد میں دھو کر اِستعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہر سمجھدار آدمی سمجھ سکتا ہے کہ کون سا برتن رکھنے کا ہے اور کون سا برتن پھینکنے کا ہے۔ بالفرض اگر وہ برتن کوئی سب کے سامنے لے کر جا رہا ہوتا ہے تو عموماً جہاز کا عملہ اس سے لے لیتا ہے اور اگر کوئی چوری چھپے لے جانے میں کامیاب ہو بھی گیا تو اس نے چوری کا اِرتکاب کیا اور اس کے سبب وہ گناہ گار ہو گا۔ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے ان دِنوں میرے بیٹے چھوٹے تھے، ہم جہاز میں سفر کر رہے تھے، جہاز میں جب کھانا دیا گیا تو ساتھ میں Steel کے چمچ بھی دیئے گئے تھے، میرا ایک بیٹا وہ چمچ اپنے ساتھ گھر لے آیا، میں پریشان ہو گیا کہ اب بندہ کرے تو کیا کرے، اس وقت دارُ الافتاء بھی نہیں ہوتا تھا، بہرحال مجھ سے جس طرح بھی ممکن ہوا میں نے وہ چمچ کسی نہ کسی طرح جہاز کے عملے کو پہنچا دیا۔

کیا گھر سے ملنے والی رَقم بھی لقطہ ہے؟

سوال: اگر کسی کو گھر سے پیسے ملتے ہیں تو کیا وہ بھی لقطہ کے حکم میں داخل ہوں گے؟[1]

جواب: اگر گھر میں اکیلا رہتا ہے ساتھ میں کوئی اور نہیں ہوتا تو قرینہ یہی ہے کہ یہ پیسے اسی کے ہیں۔ اگر گھر میں اکیلا نہیں رہتا بلکہ گھر کے دیگر اَفراد بھی ساتھ رہتے ہیں اور مہمان بھی آتے جاتے رہتے ہیں تو کسی کے بھی ہو سکتے ہیں، ہر ایک سے معلوم کرنا چاہیے کہ مجھے گھر سے کچھ رَقم ملی ہے اگر کسی کی گری ہے تو علامت بیان کر کے لے لے۔ بسا اوقات گھر میں ملازمین کا آنا جانا بھی لگا ہوتا ہے وہ لقطہ ان کا بھی ہو سکتا ہے۔ بالفرض اگر کوئی بھی اِقرار نہیں کرتا کہ وہ لقطہ اس کا ہے تو اس سے وہ خود اس لقطہ کا مالک نہیں ہو جائے گا لہٰذا وہ رَقم اب بھی لقطے کے حکم میں رہے گی اور اس پر لقطے کے اَحکام

(1) ..... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

جاری ہوں گے۔ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے میں عرب امارات میں کسی گھر کی چھت پر ٹہل رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے پاکستانی کرنسی کا ایک سکہ آ گرا، میں نے اسے نہیں اُٹھایا کہ لقطہ تھا، میرے ساتھ کئی بار ایسا ہوا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کبھی بھی میں نے لقطہ نہیں اُٹھایا۔

لقطہ اِستعمال کرنا کیسا؟

سوال: اگر ملتقط نے لقطہ اپنے لیے اُٹھایا اور اسے اپنے اِستعمال میں لے آیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اگر اس لقطہ کے مالک کو تلاش کیا جائے تو ضَرور مل جائے گا، اِس صورت میں ملتقط کے لیے کیا حکم ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اگر ملتقط نے لقطہ اپنے لیے اُٹھایا ہے اور اسے اِستعمال بھی کیا ہے تو لازم سی بات ہے کہ وہ گناہ گار ہوا ہے۔[1] اسے چاہیے کہ لقطہ کے مالک کو تلاش کرے، اگر مالک نہیں ملتا تو اس لقطہ کو کسی مسکین (مستحقِ زکوٰۃ) پر صدقہ کر دے۔ (اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) ملتقط نے جو لقطہ اِستعمال کیا ہے اگر اسے اِستعمال کرنے کی وجہ سے اس میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے یا وہ کسی جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا ہے تو اس کا نقصان پورا کرنا ملتقط پر ہو گا۔[2]

ساداتِ کرام کو لقطہ دینا کیسا؟

سوال: لقطہ اپنے لیے اُٹھانا اور اسے اِستعمال میں لانا کیا یہ ایک ہی گناہ ہے یا دو الگ الگ گناہ ہیں؟ نیز کیا ساداتِ کرام کو لقطہ بطورِ صدقہ دے سکتے ہیں؟[3]

جواب: لقطہ اپنی ذات کے لیے اُٹھانا الگ گناہ ہے اور پھر اسے اِستعمال میں لانا یہ الگ گناہ ہے مثلاً راہ چلتے ہوئے کسی شخص کو 1000 کا نوٹ ملا اور اس نے اپنے اِستعمال میں لانے کے اِرادے سے اُٹھا لیا اور اس میں سے 500 خرچ کر دیئے تو دونوں گناہ شمار ہوں گے اور دونوں گناہوں سے توبہ کرنا لازم ہو گی۔ ملتقط کو چاہیے کہ رَقم کے مالک کو تلاش کرے، اگر نہیں ملتا تو کسی شرعی فقیر پر صدقہ کر دے۔ (اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) لقطہ کا مال ساداتِ کرام کو نہیں دے سکتے،

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۴۷۳، حصہ: ۱۰ ماخوذاً۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۴۷۴، حصہ: ۱۰ ماخوذاً۔

3 ...... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

اَلغَرض صَدقاتِ واجبہ میں سے کچھ بھی سادات کو نہیں دے سکتے۔[1]

کیا بس میں ملنے والا سامان بھی لقطہ ہے؟

سوال: بسا اوقات بس میں لوگ اپنا سامان بھول جاتے ہیں تو وہ سامان بس کے ڈرائیور اور کنڈیکٹر وغیرہ آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں، کیا ان کا ایسا کرنا دُرست ہے؟

جواب: یہ لقطہ کا مال ہوتا ہے اسے آپس میں تقسیم کرنا دُرست نہیں ہے۔ لقطہ کے مال کو تقسیم کرنے میں 10 سے 12 اَفراد نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں اَفراد اِس گناہ میں ملوّث ہوتے ہیں۔ فِی الحال ہمارے مُعاشرے میں بہت جہالت ہے لوگوں کو لقطہ کے مَسائل سے آگاہی نہیں ہے۔ بعض تو اتنے نادان ہوتے ہیں کہ وہ یہ تک کہہ دیتے ہیں کہ "اللہ پاک کا کَرم ہو گیا مجھے پیسوں کی ضَرورت تھی اور مجھے فلاں مقام سے مل گئے۔" لقطہ کے مَسائل ہر خاص و عام شخص کو پڑھنے چاہئیں۔

اِضافی اُنگلی کاٹنا کیسا؟

سوال: بعض لوگوں کے ہاتھ میں اِضافی اُنگلی ہوتی ہے اسے کاٹنا کیسا ہے؟ (پیر پاشا)

جواب: بعض لوگوں کے ہاتھ میں جو اضافی اُنگلی ہوتی ہے اسے کاٹنا جائز ہے، اسے کاٹ دینے کے بعد دفن کر دینا چاہیے۔ البتہ ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر لینا زیادہ فائدے مند ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی میرے کہنے پر اپنی اضافی اُنگلی کاٹ دے اور بعد میں اپنا ہاتھ سجا کر بیٹھا ہو لہٰذا پہلے ڈاکٹر صاحب سے ہی مشورہ کرنا چاہیے۔ بہر حال کسی ایک سرجن کے کہنے پر بھی آپریشن نہیں کروانا چاہیے کیا پتا دوسرا سرجن بغیر آپریشن کے ہی مسئلہ حل کر دے۔ بہت سے ایسے کیس بھی ہوتے ہیں جن میں ڈاکٹر صاحب کہہ دیتے ہیں کہ اضافی اُنگلی کو اتنی عمر تک کاٹا جا سکتا تھا ابھی اسے کاٹنا مسئلہ کھڑا کر دے گا۔ بہت پہلے کی بات ہے جن دنوں دعوتِ اسلامی کے اجتماعات گلزارِ حبیب مسجد میں شروع ہوئے تھے۔ ان دنوں کسی ایسے شخص نے بیان سنا جس نے اپنے ہاتھ پر ٹیٹو بنوایا ہوا تھا، وہ بیان سے اس قدر متأثر ہوا کہ وہ کسی جرّاح کے پاس گیا اور اس سے کہا: اس ٹیٹو کا کچھ حل نکالو! اب جرّاح نے اس پر اپنی جرّاحت دکھائی اور وہ شخص اپنے اس ہاتھ

1 ...... فتاویٰ اہلسنت، کتاب الزکاۃ، ص ۴۲۳۔

www.dawateislami.net

کی وجہ سے ہسپتال کے بستر پر جا پہنچا۔[1]

اَولیائے کِرام کے دَر کی مٹی کی شان

سوال: کیا اَولیائے کِرام کے دَر کی مٹی سے بھی شِفا ملتی ہے؟[2]

جواب: جی ہاں، جن دِنوں میں لڑکپن کی عمر میں تھا تو میرے چہرے پر مَسّے تھے اور میں ہار مان گیا تھا کہ شاید اب ان کا علاج نہیں ہے۔ ایک دِن مجھے کوئی عاشقِ اَولیائے کِرام پٹھان ملا، جس نے بتایا کہ ہمارے ہاں ایک بابا جی کا مزار ہے ان کے دَر کی مٹی لگانے سے مَسّے چلے جاتے ہیں۔ میں اس مزار پر گیا اور وہاں کی مٹی کو اپنے چہرے پر لگایا تو کچھ ہی دِنوں بعد میرے چہرے سے مَسّے غائب ہو گئے، اب تو میرے چہرے پر مَسّے کا کوئی نشان تک نہیں ہے۔ عموماً لوگ مَسّے کا علاج گھوڑے کے بالوں سے کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم کی بَرکتیں ہوتی ہیں، اِن کی بَرکتوں کا اِنکار کرنا نِری جہالت ہے۔[3]

گاہک کے بھولے ہوئے سامان کا دکاندار کیا کرے؟

سوال: اگر کوئی خریدار اپنا سامان دکان پر بھول گیا تو اب دکاندار کو اس سامان کا کیا کرنا چاہیے؟ نیز بعض لوگ اپنے سامان کے لیے کچھ رقم ایڈوانس دیتے ہیں لیکن جب سودا کینسل ہوتا ہے تو عموماً بعض دکاندار ایڈوانس لی ہوئی رقم واپس

---

1 ...... یاد رکھیے! جسم کے کسی بھی حصے پر ٹیٹو بنوانا ناجائز ہے۔ اگر کسی نے بنوالیا اور مٹانا مشکل ہو تو اب مُعاف ہے لیکن توبہ کرنا ضروری ہے۔ البتہ میں نے سُنا ہے کہ اسے مٹانے کا آسان طریقہ اِیجاد ہو گیا ہے، ایک ایسا کیمیکل ہے جس سے نہ تو کوئی زخم ہوتا ہے نہ کھال کاٹنے کی نوبت آتی ہے اور یہ مِٹ جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر صاف کروانا ہو گا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:103)

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

3 ...... حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبدُ الله محمد بن اسمٰعیل بخاری (سنِ ولادت 194ھ، سنِ وفات 256ھ) رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو جب قبر میں رکھا گیا تو فوراً قبر شریف سے مُشک کی خوشبو مہکنے لگی، قبر کا ذَرّہ ذَرّہ مشک بن گیا، لوگ زِیارت کے لئے آتے اور خاکِ قبر کو بطورِ تبرک لے جاتے تھے، یہاں تک کہ قبر میں غار پڑ گیا۔ (بایں خوف کہ لوگ اسی طرح مٹی لے جاتے رہے تو تھوڑے عرصے میں قبر نابید ہو جائے گی) اس کے چاروں طرف لکڑی کا جنگلہ لگا دیا گیا لیکن زائرین جنگلے سے باہر کی خاک لے جانے لگے تو اس میں بھی خوشبو پاتے تھے۔ مدت ہائے دراز تک یہ خوشبو مہکتی رہی۔

(سیر أعلام النبلاء، الطبقة الرابعة عشر، ۲۱۳۶- ابو عبد اللّٰہ البخاری، ۱۰/ ۳۱۹)

www.dawateislami.net

نہیں دیتے کیا ان کا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب: اگر کوئی گاہک اپنا سامان دکان پر بھول گیا ہے تو اب دکاندار کو چاہیے کہ اس سامان کی تشہیر کرے اور اگر جانتا ہے کہ گاہک فلاں محلے کا تھا لیکن معلوم نہیں کہ اس کا گھر کون سا ہے تو آس پاس کے رہنے والے لوگوں سے معلوم کر لے یا پھر اپنی دکان کے باہر یا کسی قریبی چوراہے پر لکھ کر لٹکا دے کہ ”فلاں اپنا سامان دکان پر بھول گیا ہے۔“ اگر تلاش کرنے کے باوجود بھی گاہک نہیں ملتا تو اس صورت میں اگر وہ خود شرعی فقیر ہے تو اپنے اِستعمال میں لے آئے وگرنہ کسی مسکین کو دے دے۔

رہی بات ایڈوانس رکھنے کی تو بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص دکان پر 1000 روپے کی مٹھائی کا آرڈر دیتا ہے اور 200 روپے ایڈوانس جمع کر دیتا ہے لیکن جب دکان والا مٹھائی بنا چکا ہوتا ہے تو بعد میں گاہک آ کر اپنا آرڈر کینسل کرتا ہے تو وہ دکاندار اس ایڈوانس دیئے ہوئے پیسوں پر قبضہ کر لیتا ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) جس دکاندار نے 200 روپے ایڈوانس لے کر 1000 روپے کا Order مکمل کیا ہے اب اِس کا کیا قصور ہے، ایک تو 1000 روپے کی مٹھائی تیار کی ہے اور اوپر سے 200 روپے ایڈوانس کے بھی واپس لوٹانے ہیں۔ (اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) جہاں تک ایڈوانس کا تعلق ہے تو دکاندار کے لیے اسے ہڑپ کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ صورت اس وقت زیادہ پیش آتی ہے جب کوئی شخص پلاٹ خریدنے کی مد میں کچھ رقم ایڈوانس دیتا ہے، اگر گاہک سودا خود کینسل کرتا ہے تو اسے اس کا ایڈوانس دیا ہوا پیسا نہیں ملے گا اور اگر پلاٹ فروخت کرنے والا سودا کینسل کرتا ہے تو اسے ایڈوانس کا دُگنا دینا پڑتا ہے یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ آج کل جو مُعاشرے میں ایڈوانس کا رواج ہے کہ ابھی کچھ رَقم دے دو بعد میں چیز ملنے کی صورت میں بقیہ رَقم دے دینا، اب اگر گاہک وہ سودا کینسل کرتا ہے تو یہ گاہک کی غلطی ہے لیکن دکاندار کا ایڈوانس لی ہوئی رَقم واپس نہ کرنا یہ ناجائز ہے اور اسے ظلم کہا جائے گا۔

غلطی سے آئے ہوئے پیسے واپس کرنے ہوں گے

سوال: اگر کوئی شخص دکان سے 1000 روپے کا نوٹ دے کر 500 روپے کا سامان خریدتا ہے اور دکاندار غلطی سے

www.dawateislami.net

اسے 500 دینے کے بجائے 600 روپے واپس کرتا ہے، اِس صورت میں گاہک کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی شخص دکان سے 1000 روپے کا نوٹ دے کر 500 روپے کا سامان خرید تا ہے اور دکاندار غلطی سے اسے 500 دینے کے بجائے 600 روپے واپس کر دیتا ہے تو گاہک کو وہ 100 روپے لوٹانے ہوں گے۔

گاہک کو چیز بیچ کر اس کے مطالبے پر وہی چیز واپس لے لینا کیسا؟

سوال: جب کوئی گاہک کسی دکاندار کے پاس چیز خریدنے جاتا ہے تو دکاندار کہتا ہے کہ ”جو چیز خریدنی ہے اسے مکمل طور پر دیکھ پرکھ لو، بعد میں یہ چیز تبدیل یا واپس نہیں ہو گی۔“ پھر گاہک اگلے دِن آکر کہتا ہے کہ یہ چیز میرے والد صاحب یا پھوپی وغیرہ کو اچھی نہیں لگی اسے واپس کر لیں۔ کیا ان کا اس طرح چیز کو واپس کرنا دُرست ہے؟ نیز دکاندار کو اِس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ (محمد عاطف)

جواب: اگر دکاندار چیز واپس لے کر اس کی وہی رَقم واپس کر دے تو اُس کا اِحسان ہے کہ فروخت ہو جانے کے بعد چیز واپس لینا تو دکاندار کی صَوابدید پر ہوتا ہے، اِس سے کوئی بھی گناہ گار نہیں ہو گا لیکن لوگوں کو اِس طرح نہیں کرنا چاہیے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ گاہک سوٹ خرید کر لے جاتے ہیں پھر واپس کرتے ہوئے دکاندار کو کہتے ہیں کہ ہمیں یہ سوٹ اچھا نہیں لگا، ہمارے پیسے واپس دے دو۔ اب دکاندار کی مَرضی ہے کہ سوٹ واپس لے یا نہیں، بالفرض اگر دکاندار پیسوں میں سے کچھ کاٹے بغیر چیز واپس لے لیتا ہے تو ایسے دکاندار سے گاہک خوش ہوتا ہے، مزید دوسرے لوگوں کو بھی کہتا ہے کہ فلاں دکاندار اچھا ہے۔ اس سے دکاندار کا دُنیوی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے 10 گاہک اور بن جاتے ہیں اور اگر دکاندار اللہ پاک کی رضا کے لیے گاہک سے سوٹ واپس لے لیتا ہے تو اللہ پاک سے ثواب بھی پائے گا۔[1]

---

1 ...... دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا ہے اس کے اُٹھا دینے کو اِقالہ کہتے ہیں یہ لفظ کہ میں نے اِقالہ کیا، چھوڑ دیا، فسخ کیا یا دوسرے کے کہنے پر مبیع یا ثمن کا پھیر دینا اور دوسرے کا لے لینا اِقالہ ہے۔ دونوں میں سے ایک اقالہ چاہتا ہے تو دوسرے کو منظور کر لینا، اِقالہ کر دینا مُسْتَحَب ہے اور یہ مستحقِ ثواب ہے۔ (بہارِ شریعت، ۲ / ۷۳۴، حصہ: ۱۱ ملتقطاً) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے اِقالہ کیا، قیامت کے دِن اللہ پاک اُس کی لغزش دفع کر دے گا۔ (ابنِ ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ۳ / ۳۶، حدیث: ۲۱۹۹)

www.dawateislami.net

دِین کو نقصان پہنچانے سے اِیمان پہ موت بہتر ہے

سوال: اس شعر میں آمین کس مقام پر کہنا چاہیے ؟(محمد سفیان)

اللہ اس سے پہلے ایماں پہ موت دے دے
نقصاں میرے سبب سے ہو سنّتِ نبی کا

جواب: اِس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ یَااللہ پاک میری ذات سے دِینِ اسلام کو نقصان پہنچے، اِس سے پہلے ہی تو مجھے اِیمان پر موت دے دے لہٰذا اِس شعر کے آخر میں ہی آمین کہا جائے گا کہ دُعا یہاں مکمل ہو رہی ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دِینِ اسلام کو فائدہ پہنچا رہے ہیں جبکہ حقیقتاً وہ دونوں ہاتھوں سے دِینِ اِسلام کی بنیادوں پر کلہاڑا چلا رہے ہوتے ہیں۔ شیطان نے بھی ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی ہوتی ہے کہ جیسا تم کر رہے ہو اِسی طرح دِینِ اسلام کی خدمت ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھی چیز پر فاتحہ و نیاز دینے کی وجہ

سوال: کیا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میٹھا کھانا پسند تھا؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔[1] اِس حدیثِ پاک کی شرح میں ہے: عموماً بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم میٹھی چیز سے محبت کرتے تھے، اِسی لیے عموماً فاتحہ و نیاز میٹھی چیز پر ہوتی ہے اِس کی اصل یہی حدیث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مؤمن میٹھا ہوتا ہے اور مٹھائی پسند کرتا ہے۔[2] حلوے میں ہر میٹھی چیز داخل ہے حتّٰی کہ شربت اور میٹھے پھل اور عام مٹھائیاں اور عُرفی حلوہ وغیرہ بھی شامل ہے۔ مروجہ حلوہ سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بنایا اور اسے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کیا جس میں آٹا، گھی اور شہد تھا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہت پسند کیا اور

---

1 ...بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الحلواء والعسل، ۳/۵۳۶، حدیث:۵۴۳۱۔

2 ...فردوس الاخبار، باب المیم، ذکر الفصول من ادوات الالف واللام، ۲/۳۵۱، حدیث: ۶۸۳۴۔

www.dawateislami.net

فرمایا: فارسی لوگ اسے دخیص کہتے ہیں۔[1]

دعوتِ اسلامی کا پہلا اَہم مدنی کام

سوال: دعوتِ اسلامی کا پہلا اَہم مدنی کام کونسا تھا؟[2]

جواب: جس وقت دعوتِ اسلامی اور اسلامی بھائیوں کی اِصطلاح بھی نہیں تھی اُس وقت دعوتِ اسلامی کا سب سے پہلا مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرا اِجتماع تھا۔ دعوتِ اسلامی کے شروع میں مختلف مَساجد میں جا جا کر میں بیان کیا کرتا تھا اور لوگوں کو ہفتہ وار اِجتماع کی دعوت دیا کرتا تھا، اللہ پاک نے کرم کیا اور ہر اسلامی بھائی تک ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پہنچ گئی اور کئی اسلامی بھائیوں نے مجھ سے وعدہ بھی کیا کہ ہم اِس اِجتماع میں ضَرور شرکت کریں گے لیکن وہ اِجتماع دعوتِ اسلامی کی تاریخ کا پہلا اِجتماع تھا جو کینسل ہوا تھا۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ اِجتماع سے پہلے مجھے کسی مَرض سے دوچار ہونا پڑا جس کی وجہ سے میرے آپریشن تک کی نوبت آگئی اور میں اِجتماع میں بیان کرنے نہیں جا سکا پھر بعد میں اِعلان کر دیا تھا کہ اِس جمعرات کا اِجتماع کسی عُذر کی وجہ سے ایک مہینے کے بعد ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ اِجتماع ایک مہینے کے بعد ہوا تھا اور اب تک ہو رہا ہے۔ اللہ پاک کا دعوتِ اسلامی پر خصوصی کرم ہے، دعوتِ اسلامی مدنی کاموں میں ہمیشہ ترقی ہی کرتی آئی ہے کبھی بھی پیچھے قدم نہیں لیا۔ پہلے مَساجد میں مکاشفۃ القلوب سے دَرس بھی ہوا کرتا تھا لیکن اس وقت جسے مدنی کام کہا جائے وہ اِجتماع ہی تھا، اسلامی بھائی اِنفرادی کوشش کر کے لوگوں کو اِجتماع کے لیے جمع کرتے تھے۔ ہر دعوتِ اسلامی والے کو چاہیے کہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع کا ناغہ نہ کرے۔

ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع میں پابندی سے شرکت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں خود اِجتماع کا پابند تھا حتّٰی کہ ایک بار میرے پاؤں میں کچھ مسئلہ تھا لیکن اِس کے باوجود میں اسلامی بھائیوں سے کہتا اور وہ مجھے سہارا دے کر فیضانِ مدینہ کے صحن میں بٹھا دیا کرتے تھے اور میں اِجتماع کے اِختتام تک

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۹۔

2 ...... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

شامل رہتا تھا، جب سے سکیورٹی کے مَسائل ہوئے ہیں تب سے میرا اِجتماع میں شرکت کرنا ممکن نہیں رہا۔ اب ہر ہفتے کو مدنی مذاکرے کا سلسلہ ہوتا ہے، اِس میں بھی دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران اور مبلغین کا اَہم کِردار ہوتا ہے، اِن کے اپنے گھر کے مَسائل بھی ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود کوششیں کر کے مدنی مذاکرے کے لیے لوگوں کو جمع کرتے ہیں۔ ظاہر ہے اِعلانات کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، یہ ہمارے اسلامی بھائیوں کی کوششیں ہوتی ہیں۔ اللہ پاک کا کرم ہے کہ سب اسلامی بھائی مل کر دعوتِ اسلامی کو چلا رہے ہیں۔ بعض اسلامی بھائی بڑے جذبے سے مدنی کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن بعد میں اچانک انہیں کیا ہو جاتا ہے کہ مدنی کام کرنا بند کر دیتے ہیں گویا انہیں قبض ہو جاتا ہے۔ قبض سے مُراد یہاں پیٹ کا قبض نہیں ہے بلکہ تصوف کی ایک اِصطلاح ہے۔ جس کے سبب اِنسان کا نیکیوں میں دِل نہیں لگتا۔ پیٹ کے قبض کی تو ٹیبلٹ مل جاتی ہے لیکن نیکیوں کے قبض کی ٹیبلٹ نہیں ملتی۔ اِس لیے اِنسان کو چاہیے کہ دِینی کتابوں کا مُطالعہ کرے اور اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کرے، اپنے آپ کو جنَّت کا حریص بنائے اور اسی حرص میں نیکیاں بھی کرتا رہے۔ اگر اللہ پاک راضی ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ ضَرور جنَّت میں داخل ہو جائے گا۔

زیاد نام رکھنا کیسا؟

سوال: کیا زیاد نام رکھ سکتے ہیں؟ (محمد وجاہت)

جواب: جی ہاں! زیاد نام رکھ سکتے ہیں۔ اگر کسی کے ذہن میں یہ آئے کہ زیاد تو وہ شخص تھا جس نے امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو شہید کرنے میں ساتھ دیا تھا ایسا نہیں ہے بلکہ اس کا نام عبید اللہ بن زیاد تھا۔ زیاد نام کے صحابی بھی ہوئے ہیں۔[1] بعض نام ایسے ہوتے ہیں جنہیں مُعاشرے میں ناپسند کیا جاتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام اِسرائیل رکھ دے تو ممکن ہے کہ لوگ ہنگامہ کر دیں حالانکہ اِسرائیل (کا معنیٰ ہے اللہ کا بندہ) یہ حضرتِ سَیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب ہے[2] اور قرآنِ پاک کی سورت کا نام بھی بنی اِسرائیل ہے۔ بہر حال ایسے ناموں سے بچنا چاہیے جن سے لوگوں میں فتنہ پھیلتا ہو۔

1 ...... معجم الصحابة، باب الزای، ومن اسمه زیاد، ۲/ ۴۹۶۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۸۸۔

www.dawateislami.net

عقیقہ نہ کیا ہو تو کیا پھر بھی قربانی کر سکتے ہیں؟

سوال: اگر کسی نے عقیقہ نہیں کیا تو کیا وہ قربانی کر سکتا ہے؟ نیز قربانی کب واجب ہوتی ہے اور کیا قربانی کے جانور میں بھی عقیقہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: عقیقہ کرنا مستحب ہے۔[1] قربانی اپنی شرائط کے ساتھ واجب ہوتی ہے، قربانی واجب ہوتے ہوئے اگر کوئی نہیں کرے گا تو گناہ گار ہو گا لیکن عقیقہ نہ کرنے سے بندہ گناہ گار نہیں ہوتا۔ جس نے عقیقہ نہیں کیا ہوا وہ بھی قربانی کر سکتا ہے۔ قربانی کا بڑا جانور جس میں سات حصے ہوتے ہیں اس میں بھی عقیقے کا حصہ شامل کیا جا سکتا ہے یوں قربانی اور عقیقہ دونوں ہو جائیں گے۔[2] مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "عقیقے کے بارے میں سُوال جواب"[3] کا مُطالعہ کیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ بہت فائدہ ہو گا۔

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
3	کسی گناہ سے بچنے کیلئے اس کا علم ہونا ضروری ہے	1	دُرُود شریف کی فضیلت
4	اَدب اور بے اَدبی میں عُرف کا اِعتبار ہوتا ہے	1	نماز میں دِل لگنے کا وَظیفہ
4	دِکھانے کیلئے بیمار کی عیادت اور جنازے میں شرکت کرنا کیسا؟	2	تسبیح (Counter) پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟
5	قربانی کے لیے مسجد کا سامان اِستعمال کرنا کیسا؟	2	دَورانِ نماز قہقہہ لگانے کا حکم
5	نئے گھر میں شفٹ ہونے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟	3	پرندوں کو کھلانا ثواب کا کام ہے
6	بَرزخ کسے کہتے ہیں؟	3	اپنے حقوق مُعاف کرنے کا طریقہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۳۵۵، حصہ: ۱۵۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/۳۵۷، حصہ: ۱۵۔

3 ...... "عقیقے کے بارے میں سُوال جواب" یہ 22 صفحات پر مشتمل امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اپنا تحریر کردہ رِسالہ ہے۔ اس رِسالے میں عقیقہ کا معنیٰ، عقیقہ کرنے کا حکم، عقیقے میں کتنے جانور ہونے چاہئیں؟ عقیقے کا جانور کیسا ہو؟ عقیقے کے گوشت کی تقسیم کا مسئلہ، عقیقے کی دُعا، عقیقے کے گوشت کی ہڈیاں توڑنا کیسا؟ عقیقے کا گوشت ماں باپ کھا سکتے ہیں؟ اور اس کے علاوہ بھی بہت اہم مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

جس پر قربانی واجب ہو اُسے قربانی کرنا ضَروری ہے	6	اَولیائے کِرام کے دَر کی مٹی کی شان	11
سرکہ کھٹا ہی ہوتا ہے میٹھا نہیں ہوتا	6	گاہک کے بھولے ہوئے سامان کا دکاندار کیا کرے؟	11
واش بیسن میں وُضو کرنا کیسا؟	7	غلطی سے آئے ہوئے پیسے واپس کرنے ہونگے	12
دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مطلب	7	گاہک کو چیز بیچ کر اس کے مطالبے پر وہی چیز واپس لے لینا کیسا؟	13
جہاز میں کھانے کیلئے دیئے جانے والے برتن گھر لے جانا کیسا؟	8	دِین کو نقصان پہنچانے سے اِیمان پہ موت بہتر ہے	14
کیا گھر سے ملنے والی رَقم بھی لقطہ ہے؟	8	میٹھی چیز پر فاتحہ و نیاز دینے کی وجہ	14
لقطہ اِستعمال کرنا کیسا؟	9	دعوتِ اسلامی کا پہلا اہم مدنی کام	15
سادات ِ کرام کو لقطہ دینا کیسا؟	9	ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں پابندی سے شرکت	15
کیا بس میں ملنے والا سامان بھی لقطہ ہے؟	10	زیادہ نام رکھنا کیسا؟	16
اِضافی انگلی کاٹنا کیسا؟	10	عقیقہ نہ کیا ہو تو کیا پھر بھی قربانی کرسکتے ہیں؟	17

ماخذ و مَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
ابن ماجه	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
مسند الفردوس	شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت
معجم الصحابة	ابو القاسم عبدُ اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، متوفی ۳۱۷ھ	مکتبۃ دار البیان دولۃ الکویت
فتاوی هندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علمائے ھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ اہلسنت	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
گناہوں کی نحوست	مرکزی مجلسِ شوریٰ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہرجُمعرات بعدنَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ’’غورو فکر‘‘ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ’’مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔‘‘ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ’’مَدَنی اِنعامات‘‘ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ’’مَدَنی قافلوں‘‘ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net